

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# سجدہ سرہو کے مسائل

تأليف

فضيلة الشيخ محمد بن صالح العثيمين رحمه الله

مراجعہ

بدر الزمان عاشق علی

أبو ظبي

ترجمہ

عبد الرحمن فيض الله

مترجم: الوجه دعوه سنتر



جمعية الدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بمحافظة الوجه

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على نبينا محمد الذي بلغ البلاغ المبين،  
وعلى آله وأصحابه، والتابعين لهم بإحسان إلى يوم الدين. أما بعد!

بیشتر لوگ سجدہ سہو کے مسائل سے ناواقف ہوتے ہیں، اور اسی ناواقفیت کی بناء پر کچھ لوگ جہاں سجدہ سہو کرنا واجب ہوتا ہے وہاں سجدہ نہیں کرتے، اور جہاں سجدہ سہو کی ضرورت ہی نہیں ہوتی ہے وہاں سجدہ کر لیتے ہیں، جبکہ کچھ لوگ سجدہ سہو سلام سے پہلے کر لیتے ہیں حالانکہ اس مقام پر سجدہ سہو بعد از سلام مشروع ہوتا ہے اور جب سلام کے بعد سجدہ سہو کرنا ہو تو پہلے ہی کر لیتے ہیں، چنانچہ لوگوں کے لئے سجدہ سہو کے احکام و مسائل کی معرفت بے حد ضروری ہے، بالخصوص ائمہ مساجد کے لئے جو لوگوں کو نماز پڑھاتے ہیں اور دوران نماز شریعت کی اتباع میں مقتدیوں کے ذمہ دار بھی ہوتے ہیں، اس لئے میں احباب کی خدمت میں سجدہ سہو کے چند مسائل پیش کر رہا ہوں اس امید کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ان مسائل کو مؤمنین کو نفع بخش بنائے۔

**سجدہ سہو:** ان دو سجدوں کو کہتے ہیں جنہیں نمازی دوران نماز بھول سے واقع ہونے والے کسی خلل کی بناء پر انجام دیتا ہے، جس کے تین اسباب ہیں: ① نماز میں زیادتی ② نماز میں کمی ③ نماز میں شک (کا واقع ہونا)۔

**نماز میں زیادتی:** اگر نمازی جان بوجھ کر اپنی نماز میں قیام، قعدہ یا رکوع، سجدہ کا اضافہ کرے تو نماز باطل ہو جائے گی۔

لیکن انجانے میں نماز کے اندر زیادتی کر بیٹھے اور زیادتی کا علم نماز سے فراغت کے بعد ہو تو صرف سجدہ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جائے گی، البتہ دوران نماز ہی زیادتی کا علم ہو جانے پر اس زیادتی سے رجوع کرنا اور سجدہ سہو کرنا واجب ہے اور اس کی نماز صحیح ہوگی۔

**مثلاً:** ایک شخص نے ظہر کی نماز پانچ رکعت پڑھ لی اور زیادتی کا علم آخری تشهد کے دوران ہو ایسی صورت میں وہ تشهد پوری کر کے سلام پھیر دے گا پھر سجدہ سہو کرنے کے بعد دوبارہ سلام پھیرے گا۔

اور اگر زیادتی کا علم سلام پھیرنے کے بعد ہو تو سجدہ سہو کرے اور سلام پھیر دے، لیکن اگر پانچویں رکعت کے درمیان میں ہی زیادتی کا علم ہو جائے تو فوراً تشهد کے لئے بیٹھنا ہوگا اور تشهد کے بعد سلام پھیر کر پھر سجدہ سہو کرے اور دوبارہ سلام پھیر دے۔

**دلیل:** عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقَالُوا: أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: وَمَا ذَاكَ قَالُوا: صَلَّيْتَ خَمْسًا، فَثَنَى رِجْلَيْهِ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ. (متفق عليه)

**ترجمہ:** حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز ظہر پانچ رکعت پڑھ لی آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ: کیا نماز میں کچھ اضافہ کیا گیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں اس پر آپ ﷺ نے اپنے دونوں قدموں کو جوڑا، قبلہ رو ہوئے، اور دو سجدہ کر کے پھر سلام پھیرا۔

**نماز مکمل ہونے سے پہلے سلام پھیرنا:** نماز مکمل ہونے سے پہلے سلام پھیرنا بھی نماز میں زیادتی ہی ہے، اس لئے اگر نمازی نے نماز مکمل ہونے سے پہلے جان بوجھ کر سلام پھیر دیا ہو تو نماز باطل ہو جائے گی، اگر سلام بھول کر پھیرا ہو اور کافی دیر بعد یاد آئے تو نماز نئے سرے سے پڑھنی پڑے گی، البتہ جلد ہی (دو تین منٹ کے بعد) یاد آجائے تو اپنی باقی نماز مکمل کر کے سلام پھیرے گا پھر دو سجدہ کر کے دوبارہ سلام پھیرے گا۔

**دلیل:** عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: صَلَّى بِنَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِحْدَى صَلَاتِي الْعَثِيَّي - قَالَ ابْنُ سِيرِينَ: سَمَّاهَا أَبُو هُرَيْرَةَ وَلَكِنْ نَسِيتُ أَنَا - قَالَ: فَصَلَّى بِنَا رُكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَ إِلَى خَشْبَةِ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَاتَّكَأَ عَلَيْهَا كَأَنَّهُ غَضْبَانٌ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، وَوَضَعَ خَدَّهُ الْأَيْمَنَ عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى، وَخَرَجَتِ السَّرْعَانُ مِنَ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالُوا: قَصُرَتِ الصَّلَاةُ؟ وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ، وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طَوْلٌ، يُقَالُ لَهُ: ذُو الْيَدَيْنِ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنْسَيْتَ أَمْ قَصُرَتِ الصَّلَاةُ؟ قَالَ: لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصِرْ، فَقَالَ: أَكَمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى مَا تَرَكَ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ

أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، فَرَبَّمَا سَأَلُوهُ: ثُمَّ سَلَّمَ؟ فَيَقُولُ: نُبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ: ثُمَّ سَلَّمَ. (متفق عليه)

**ترجمہ:** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دوپہر کے بعد کی دو نمازوں میں سے کوئی نماز پڑھائی (ظہر یا عصر کی) ابن سیرین نے کہا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کا نام تو لیا تھا لیکن میں بھول گیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھا کر سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد ایک لکڑی کی لاٹھی سے جو مسجد میں رکھی ہوئی تھی آپ ﷺ ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے آپ بہت ہی خفا ہوں اور آپ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھا اور ان کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا اور آپ نے اپنے دائیں رخسار مبارک کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے سہارا دیا۔ جو لوگ نماز پڑھ کر جلدی نکل جایا کرتے تھے وہ مسجد کے دروازوں سے پار ہو گئے۔ پھر لوگ کہنے لگے کہ کیا نماز کم کر دی گئی ہے۔ حاضرین میں ابو بکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) بھی موجود تھے۔ لیکن انہیں بھی آپ سے بولنے کی ہمت نہ ہوئی۔ انہیں میں ایک شخص تھے جن کے ہاتھ لمبے تھے اور انہیں ذوالیدین کہا جاتا تھا۔ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا آپ ﷺ بھول گئے یا نماز کم کر دی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز میں کوئی کمی ہوئی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں سے پوچھا۔ کیا ذوالیدین صحیح کہہ رہے ہیں۔ حاضرین بولے کہ جی ہاں! یہ سن کر آپ ﷺ آگے بڑھے اور باقی رکعتیں پڑھیں۔ پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور سہو کا سجدہ کیا۔ معمول کے مطابق یا اس سے بھی لمبا

سجدہ۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔ پھر تکبیر کہی اور دوسرا سجدہ کیا۔ معمول کے مطابق یا اس سے بھی طویل پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی، لوگوں نے بار بار ابن سیرین سے پوچھا کہ کیا پھر سلام پھیرا تو وہ جواب دیتے کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ عمران بن حصین کہتے تھے کہ پھر سلام پھیرا۔

اگر امام نماز مکمل کرنے سے پہلے سلام پھیر دے اور مسبوق مقتدی اپنی نماز پوری کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں پھر امام کو نماز میں اپنی کمی کا احساس ہو اور امام نماز کی کمی پوری کرنے کے لئے کھڑا ہو جائے تو مسبوق مقتدی جو اپنی نماز پوری کر رہے ہیں انہیں اختیار ہو گا چاہے تو اپنی چھوٹی ہوئی نماز پوری کر لیں اور سجدہ سہو کر لیں یا امام کے ساتھ شامل ہو جائیں اور امام جب سلام پھیر دے تو اپنی چھوٹی ہوئی نماز مکمل کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں اور سلام کے بعد سجدہ سہو کر لیں، اور ایسا کرنا زیادہ بہتر ہے۔

### نماز میں نقص:

**الف: ارکان میں نقص:** اگر نمازی نماز کا رکن "تکبیر تحریمہ" چھوڑ دے تو نماز نہیں ہوگی چاہے جان بوجھ کے ہو یا بھول سے اس لئے کہ (بلا تکبیر تحریمہ کے) اس کی نماز قائم ہی نہیں ہوئی، اور اگر تکبیر تحریمہ کے علاوہ کوئی دوسرا رکن جان بوجھ کے چھوڑ دے تو نماز باطل ہو جائے گی، ہاں اگر بھول سے چھوٹ گیا ہو اور دوسری رکعت میں اسی رکن پر پہنچ گیا ہو جو رکن اس سے چھوٹا ہے تو وہ رکعت نہیں مانی جائے گی جس کا رکن چھوٹا ہے، بلکہ دوسری رکعت پہلی رکعت کے قائم مقام ہو

جائے گی، اور اگر دوسری رکعت میں اس رکن پر نہیں پہنچا ہے تو اس کے اوپر واجب ہے کہ واپس جائے اور چھوٹا ہوا رکن ادا کرے پھر اس کے بعد کے ارکان بالترتیب ادا کرے اور دونوں صورتوں میں سلام کے بعد سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔

**پہلی مثال:** کوئی شخص پہلی رکعت میں دوسرا سجدہ بھول گیا اور اسے اس وقت یاد آیا جب وہ دوسری رکعت میں دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھا تو ایسی صورت میں پہلی رکعت نہیں ہوگی اور دوسری رکعت پہلی کے قائم مقام ہوگی یعنی دوسری رکعت کو پہلی مان کر اپنی نماز مکمل کرے گا اور سلام کے بعد سجدہ سہو کرے گا اور پھر دوبارہ سلام پھیرے گا۔

**دوسری مثال:** ایک شخص پہلی رکعت کا دوسرا سجدہ اور جلسہ بھول گیا اور جب دوسری رکعت کے رکوع سے کھڑا ہوا تب یاد آیا تو اس کے لئے ضروری ہے کہ واپس جائے اور بیٹھ کر پہلی رکعت کا دوسرا سجدہ مکمل کرے اور اسی طرح اپنی نماز پوری کر کے سلام پھیر دے، پھر سجدہ سہو کرے اور دوبارہ سلام پھیرے۔

**ب: واجبات میں نقص:** اگر نمازی نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب جان بوجھ کے چھوڑ دے تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی۔

لیکن اگر بھول سے چھوٹ گیا ہو اور اس واجب کا مقام نکلنے سے پہلے فوراً یاد آجائے تو اس واجب کو ادا کر لے اور سجدہ سہو کرنے کی ضرورت نہ ہوگی، اور اگر چھوٹے ہوئے واجب کے مقام سے آگے

نکل کر اس کے بعد والے دوسرے رکن تک پہنچنے سے پہلے یاد آجائے تو واپس ہو کر واجب کو ادا کر لے اور نماز مکمل کر کے سلام پھیر دے پھر سجدہ سہو کر کے دوبارہ سلام پھیرے۔

اگر بھول سے چھوٹا ہو اور واجب اگلے رکن پر پہنچنے کے بعد یاد آئے تو وہ واجب ساقط ہو جائے گا، لہذا اس کی طرف واپسی کئے بغیر اپنی نماز مکمل کرے اور سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کر لے۔

**مثال:** ایک شخص دوسری رکعت کے دوسرے سجدے سے اٹھتے ہوئے پہلا تشہد بھول گیا اور تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہونے لگا اگر اٹھنے سے پہلے یاد آ گیا تو بیٹھا رہے گا تشہد کرے گا اور ایسی صورت میں سجدہ سہو کرنے کی ضرورت نہیں۔

لیکن اگر وہ مکمل نا کھڑا ہو تو واپس بیٹھ کر تشہد کرے گا پھر نماز مکمل کر کے سلام کے بعد سجدہ سہو کرے گا اور دوبارہ سلام پھیرے گا، اور اگر مکمل کھڑا ہونے کے بعد یاد آیا تو تشہد ساقط ہو جائے گا واپسی کی ضرورت نہیں بلکہ نماز مکمل کر کے سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرے گا۔

**دلیل:** عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمُ الظَّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ. (بخاری: 829).

**ترجمہ:** حضرت عبد اللہ بن بھینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے "نبی کریم ﷺ نے انہیں ظہر کی نماز پڑھائی اور دو رکعتوں پر بیٹھنے کے بجائے کھڑے ہو گئے، چنانچہ لوگ بھی ان کے ساتھ کھڑے ہو

گئے، جب نماز ختم ہونے والی تھی اور لوگ آپ ﷺ کے سلام پھیرنے کا انتظار کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے «اللہ اکبر» کہا اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کئے، پھر سلام پھیرا۔

**شک:**

شک دو چیزوں کے مابین تردد کو کہتے ہیں یعنی سمجھ نہ آئے کہ دونوں میں سے کیا واقع ہوئی ہے، عبادت کے دوران (درج ذیل) تین حالتوں میں شک کی طرف توجہ نہیں دی جائے گی۔

**نمبر/1:** جب شک مجر دو ہم ہو جس کا حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں، مثلاً دل میں وسوسوں کا پیدا ہونا۔

**نمبر/2:** جب کوئی شخص حد سے زیادہ شک کا شکار ہو کہ ہر عبادت میں اسے شک پیدا ہو جائے۔

**نمبر/3:** جب عبادت سے فارغ ہونے کے بعد شک پیدا ہو تب بھی اس جانب توجہ نہ دی جائے گی، ہاں اگر کسی بات کا یقین ہو جائے تو اپنے یقین کے اعتبار سے عمل کرنا ہوگا۔

**مثلاً:** کسی نے ظہر کی نماز پڑھی اور نماز سے فراغت کے بعد اسے شک ہوا کہ اس نے تین رکعت پڑھی ہے یا چار؟ تو اس شک کی طرف توجہ نہ دے، ہاں جب یقین ہو جائے کہ تین ہی رکعت پڑھی ہے اور قریب (دو چار منٹ) کا معاملہ ہو تو اپنی باقی نماز مکمل کر لے اور سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرے پھر دوبارہ سلام پھیر دے۔

مذکورہ تین صورتوں کے علاوہ اگر شک پیدا ہوتا ہے تو اس کا اعتبار کیا جائے گا، دوران نماز شک دو حالتوں سے خالی نہیں ہوتا ہے:

**پہلی حالت:** شک کی کیفیت یہ ہو کہ دو معاملوں میں سے کسی ایک کو ترجیح دینا آسان ہو چنانچہ جسے ترجیح دے رہا ہو اسی اعتبار سے نماز مکمل کرے اور سلام پھیر دے پھر سجدہ سہو کر کے دوبارہ سلام پھیرے۔

**مثال:** ایک آدمی ظہر کی نماز پڑھ رہا ہو اور اسے شک ہو جائے کہ دوسری رکعت میں ہے یا تیسری رکعت میں لیکن اس کا غالب گمان ہو کہ تیسری رکعت ہی ہے تو اس کے بعد چوتھی رکعت پڑھ کے سلام پھیر دے گا پھر سجدہ سہو کرے گا اور دوبارہ سلام پھیر دے گا۔

**دلیل:** عن عبد الله بن مسعود قال: قال رسول الله ﷺ إذا شك أحدكم في صلاته فليتحز الصواب فليتم عليه ثم ليسلم ثم ليسجد سجدتين . متفق عليه

**ترجمہ:** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر کسی کو نماز میں شک ہو جائے تو وہ درستگی کو تلاش کرے اور اسی کے مطابق نماز پوری کرے پھر سلام پھیر کر دو سجدہ کرے۔

**دوسری حالت:** شک کی کیفیت یہ ہو کہ کسی بھی معاملہ کو ترجیح دینا مشکل ہو رہا ہو تو ایسی صورت میں یقین (کم رکعت) پر عمل کر کے نماز مکمل کرے اور سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرے۔

**دلیل:** عن أبي سعيد الخدري قال: قال رسول الله ﷺ إذا شك أحدكم في صلاته، فلم يدرككم صلى ثلاثاً أم أربعاً، فليطرح الشك وليبن على ما استيقن، ثم يسجد سجدتين قبل أن يسلم، فإن كان صلى خمسا شفعن له صلاته، وإن كان صلى إثمًا للأربع كانتا ترغيمًا للشيطان. (رواه مسلم: 571)

**ترجمہ:** حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک واقع ہو جائے اور معلوم نہ پڑے کہ تین رکعت پڑھی ہے یا چار تو شک کو چھوڑ دے اور یقین پر عمل کرے اور سلام سے پہلے دو سجدے کر لے، اور اگر پانچ رکعت پڑھ لیا ہے تو (سجدہ کی وجہ سے) اس کی نماز (جفت) ہو جائے گی، ہاں اگر چار ہی پڑھا ہے تو دونوں سجدے شیطان کے لئے پھٹکار ثابت ہوں گے۔

**شک کی چند مثالیں:** جب آدمی مسجد میں امام کے رکوع کی حالت میں داخل ہو تو آنے والا شخص مکمل قیام کی حالت میں تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے رکوع کرے گا، اور اس صورت میں اسے (درج ذیل) تین حالتوں میں سے کسی ایک سے سامنا ہوگا:

**پہلی حالت:** آنے والے شخص کو اس بات کا یقین ہو کہ امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہو گیا ہے، ایسی حالت میں اس کی وہ رکعت مانی جائے گی اور سورۃ الفاتحہ کی قراءت اس سے ساقط ہو جائے گی۔

**دوسری حالت:** آنے والے شخص کو اس بات کا یقین ہو کہ امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد نماز میں شامل ہوا ہے، ایسی حالت میں اس کی وہ رکعت نہیں مانی جائے گی۔

**تیسری حالت:** آنے والے شخص کو شک ہو کہ امام کو رکوع میں پایا ہے یا رکوع کے بعد (اگر رکوع میں پایا ہے تو وہ رکعت شمار ہوگی اور رکوع کے بعد پایا ہے تو وہ رکعت شمار نہیں ہوگی)، اگر مذکورہ دونوں کیفیات میں سے کسی کو ترجیح دے سکے تو راجح امر پر عمل کرے اور نماز مکمل کر کے سلام پھیر دے پھر سجدہ سہو کرے اور دوبارہ سلام پھیرے، ہاں اگر نماز کا کوئی حصہ نہ چھوٹا ہو تو سجدہ سہو کی کوئی ضرورت نہیں، اور اگر کسی امر کو ترجیح نہ دے سکے تو یقین (یعنی رکعت کے چھوٹنے) پر عمل کرے اور نماز مکمل کر کے سلام سے پہلے سجدہ سہو کر لے۔

**فائدہ:** اگر نماز میں شک واقع ہو جائے اور نمازی یقین یا مذکورہ تفصیل کے مطابق ترجیح کی بنیاد پر اپنی نماز ادا کرے پھر (دوران نماز ہی) واضح ہو جائے کہ وہ جس طرح نماز ادا کر رہا ہے وہ حقیقت کے مطابق ہے، نماز میں زیادتی واقع ہوئی ہے نا ہی نقصان تو مشہور قول کے مطابق اس سے سجدہ سہو ساقط ہو جائے گا، اس لئے کہ وہ وجہ ہی ختم ہو گئی جس وجہ سے سجدہ سہو کرنا تھا یعنی شک، جبکہ بعض لوگوں کا قول ہے کہ سجدہ سہو ساقط نہیں ہوگا بلکہ شیطان کو پشیمان کرنے کے لئے سجدہ سہو کرنا پڑے گا، رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث کی روشنی میں "وَإِنْ كَانَ صَلَّيْ إِمَامًا لِأَرْبَعٍ ، كَانَتْ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ". (رواہ مسلم) ترجمہ: "اور اگر چار رکعت مکمل ہو، تو دونوں سجدے شیطان

کے لئے پھٹکار ثابت ہونگے"، اور اس لئے بھی کہ اس نے نماز کا کچھ حصہ شک کی حالت میں ادا کیا ہے، اور یہی قول راجح ہے۔

**مثال:** ایک شخص دوران نماز شک میں پڑ گیا کہ دوسری رکعت میں ہے یا تیسری؟ اور دونوں میں کسی کو ترجیح نہ دے سکے اور دوسری رکعت مان کر نماز مکمل کرے پھر (دوران نماز ہی) اسے یقین ہو جائے کہ یہ واقعی دوسری ہی تھی تو مشہور قول کے مطابق اسے سجدہ سہو نہیں کرنا پڑے گا، اور دوسرے قول کے مطابق جو میرے نزدیک راجح ہے اس شخص کو سلام سے پہلے سجدہ سہو کرنا ہوگا۔

### مقتدی کے سجدہ سہو کا مسئلہ:

اگر امام کو سہو ہو جائے تو مقتدی پر واجب ہے کہ سجدہ سہو میں امام کی متابعت کرے، رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث کی بنیاد پر جسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: "إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَلَا تَخْتَلِفُوا..... وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا. (متفق علیہ) ترجمہ: امام اس لیے ہوتا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے، اس لیے تم اس سے اختلاف نہ کرو..... اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔"

امام سجدہ سہو سلام سے پہلے کرے یا بعد بہر صورت مقتدی پر امام کی متابعت ضروری ہے ہاں اگر مسبوق ہے اور سلام کے بعد اپنی بقیہ نمازیں مکمل کرنے کے لئے کھڑا ہو گیا ہے تو اس پر سلام کے بعد سجدہ سہو میں امام کی متابعت ضروری نہیں کیونکہ اس کے پاس عذر ہے اور مسبوق کے لئے ممکن

ہی نہیں ہے کہ امام کے ساتھ سلام پھیرے اس وجہ سے وہ اپنی بقیہ نمازیں مکمل کر کے سلام پھیرے گا پھر سجدہ سہو کرے گا اور دوبارہ سلام پھیرے گا۔

**مثال:** ایک آدمی امام کے ساتھ آخری رکعت میں شامل ہوا، امام کو سلام کے بعد سجدہ سہو کرنا ہے، لہذا امام کے سلام پھیرتے ہی یہ مسبوق اپنی چھوٹی ہوئی نماز مکمل کرنے کے لئے کھڑا ہو جائے گا اور امام کے ساتھ سجدہ نہیں کرے گا ہاں جب اپنی چھوٹی ہوئی نماز مکمل کر لے گا تو سلام کے بعد سجدہ سہو کرے گا، اور اگر امام کے علاوہ صرف مقتدی کو سہو ہو جائے اور اس نے امام کے ساتھ شروع سے نماز پڑھی ہو تو مقتدی کو سجدہ سہو کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ مقتدی کے سجدہ سہو کرنے کی وجہ سے امام کے ساتھ اختلاف ہو جائے گا اور متابعت میں خلل واقع ہوگی، ایک بار اللہ کے نبی ﷺ پہلا تشہد بھول گئے تو صحابہ کرام بھی آپ کی متابعت میں پہلا تشہد چھوڑ کر کھڑے ہو گئے تھے اور آپ سے اختلاف نہیں کیا تھا۔

اگر امام کے ساتھ ایک یا دو رکعت کے بعد شامل ہو پھر چاہے امام کے ساتھ والی رکعتوں میں سہو ہو یا بعد والی رکعتوں میں تو اسے اپنی نماز مکمل کرتے ہوئے تفصیل بالا کے مطابق سلام سے پہلے یا بعد سجدہ سہو کرنا ہوگا۔

**پہلی مثال:** مقتدی رکوع میں "سبحان رب العظیم" کہنا بھول گیا اور شروع سے امام کے ساتھ ہے تو اسے سجدہ سہو کرنے کی ضرورت نہیں، لیکن اگر ایک یا دو رکعت کے بعد شامل ہوا ہے تو نماز مکمل کرنے کے بعد سلام سے پہلے سجدہ سہو کرنا ہوگا۔

**دوسری مثال:** ایک مقتدی جو امام کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھ رہا ہے جب امام چوتھی رکعت کے لئے کھڑا ہوا تو مقتدی یہ سمجھ کے بیٹھا رہ گیا کہ آخری رکعت ہو گئی ہے لیکن جب امام کے کھڑے ہونے کا پتہ چلا تو کھڑا ہو گیا اب اگر وہ مقتدی شروع نماز سے امام کے ساتھ ہے تو اسے سجدہ سہو کرنے کی ضرورت نہیں، اور اگر ایک دو رکعت نماز چھوٹی ہے تو چھوٹی ہوئی نماز مکمل کرے گا اور سلام پھیر دے گا پھر امام کے چوتھی رکعت کے لئے کھڑے ہوتے وقت بیٹھے رہ جانے کے سبب سجدہ سہو کرے گا، اور دوبارہ سلام پھیرے گا۔

**تنبیہ:** سابقہ گفتگو سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ سجدہ سہو کبھی سلام سے پہلے ہوتا ہے اور کبھی سلام کے بعد۔

**دو جگہوں پر سلام سے پہلے ہوتا ہے:**

**پہلا:** جب نماز کے اندر کسی کمی کی وجہ سے ہو اس کی دلیل ابن بحنہ کی حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سلام سے پہلے سجدہ سہو کیا جب آپ سے پہلا تشہد چھوٹ گیا تھا (مکمل حدیث صفحہ نمبر: 9 پر گزر چکی ہے)۔

**دوسرا:** جب ایسے شک کی وجہ سے ہو کہ کسی بھی امر کو ترجیح دینا مشکل ہو اس کی دلیل ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ جس کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور پتہ نہ چلے کہ کتنی رکعت پڑھی ہے تین یا چار تو اسے اللہ کے نبی ﷺ نے حکم دیا ہے کہ سلام سے پہلے دو سجدے کر لے (مکمل حدیث صفحہ نمبر: 11 پر گزر چکی ہے)۔

**دو جگہوں پر سلام کے بعد ہوتا ہے:**

**پہلا:** جب نماز میں کسی زیادتی کی وجہ سے ہو اس کی دلیل عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس میں مذکور ہے کہ ایک بار نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز پانچ رکعت پڑھا دی لوگوں نے سلام کے بعد یاد دلائی تو آپ نے دو سجدہ کیا اور پھر سلام پھیر دیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ سلام کے بعد آپ نے سجدہ سہو اس لئے کیا تھا کیونکہ لوگوں نے نماز کے بعد ہی یاد دلا یا تھا بلکہ یہ عام حکم ہے کہ نماز میں زیادتی کی وجہ سے سجدہ سہو سلام کے بعد ہی ہوتا ہے چاہے زیادتی کا علم سلام سے پہلے ہو جائے یا سلام کے بعد۔

اسی طرح اگر نماز کی تکمیل سے پہلے بھول کر سلام پھیر دیا پھر یاد آیا تو نماز کو مکمل کرے گا اور چونکہ نماز میں سلام کا اضافہ کر دیا تھا اس لئے سلام کے بعد سجدہ سہو کرے گا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی بنیاد پر کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز میں دو رکعت کے بعد ہی سلام پھیر

دیا تھا، لیکن جب لوگوں نے یاد دلایا تو آپ ﷺ نے نماز مکمل کر کے سلام پھیر دیا پھر سجدہ سہو کیا اور دوبارہ سلام پھیرا (مکمل حدیث صفحہ نمبر: 4-6 پر گزر چکی ہے)۔

**دوسرا:** جب ایسے شک کی وجہ سے ہو جس میں کسی ایک امر کی ترجیح ممکن ہو اس کی دلیل عبداللہ ابن مسعود کی وہ روایت ہے جس میں ذکر ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ جس کو نماز میں شک ہو جائے وہ حقیقت کو تلاش کرے پھر اسی بنیاد پر نماز مکمل کرے اور سلام کے بعد سجدہ سہو کرے (مکمل حدیث صفحہ نمبر: 3، 4 پر گزر چکی ہے)

اگر کسی کو ایک ہی نماز میں دو سہو ہو جائے، ایک میں سجدہ سلام سے پہلے ہو اور دوسرے میں سلام کے بعد تو علماء کا کہنا ہے کہ سلام سے پہلے والا سجدہ سہو غالب ہو گا اور سجدہ سہو سلام سے پہلے کرے گا۔

**مثال:** ایک شخص ظہر کی نماز پڑھتے ہوئے تشہد کے لئے نہ بیٹھ کر کے تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا، اور تیسری رکعت کے بعد اسے دوسری رکعت تصور کرتے ہوئے تشہد کر لیا پھر یاد آیا کہ یہ تو تیسری رکعت ہے، اس صورت میں وہ کھڑے ہو کر چوتھی رکعت ادا کرے گا اور سجدہ سہو کرتے ہوئے سلام پھیر دے گا۔

دیکھئے اس شخص نے پہلا تشہد چھوڑ دیا جس میں سجدہ سہو سلام سے پہلے ہے اور تیسری رکعت کے بعد اضافی بیٹھ گیا جس میں سجدہ سہو سلام کے بعد ہے تو سلام سے پہلے والا سجدہ سہو غالب ہو گیا، واللہ اعلم

اللہ سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں اور ہمارے تمام مسلم بھائیوں کو عقیدہ، عبادات و معاملات کے ہر ظاہری اور باطنی معاملہ میں قرآن و سنت کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق دے اور ہماری عاقبت بہتر بنائے بیشک وہ مہربان اور رحمدل ہے۔

والحمد لله رب العالمين، وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين

أصل مضمون (عربی میں): <http://iswy.co/e4710>